بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

غزوات اور سرایا کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27؍دسمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج بھی بعض سرایا کا ذکر کروں گا۔ تاریخ میں ایک سریّہ کا ذکر ملتا ہے، جو سریّہ زید بن حارثہؓ کہلاتا ہے، یہ سریّہ جمادی الآخرۃ ۶؍ہجری کو بنو جذام کے ایک شہر 'حسمیٰ' میں ہوا جو مدینہ سے آٹھ راتوں کی مسافت پر واقع تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ فرماتے ہیں کہ اِس سریّہ کی تاریخ کے متعلق ایک اشکال ہے، جس کا ذکر ضروری ہے۔ ابنِ سعد اور اِس کی اتباع میں دیگر اہلِ سیر نے اِس سریّہ کی تاریخ جمادی الآخرۃ ۶؍ہجری لکھی ہے اور اِسی کو صحیح قرار دیا ہے مگر علامہ ابنِ قیّم نے زاد المعاد میں تصریح کی ہے کہ یہ سریہ ۷؍ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد ہوا تھا۔ خاکسار کی رائے میں ایک توجیہ ایسی ہے جسے علامہ ابنِ قیّم نے نظر انداز کر دیا ہے اور وہ یہ کہ ممکن ہے کہ قیصر کی ملاقات کے لیے دِحیَہ شام میں دو دفعہ گئے ہوں۔ یعنی پہلی دفعہ وہ صلح حدیبیہ سے قبل از خود تجارتی غرض کیلئے گئے ہوں اور قیصر سے بھی ملے ہوں اور دوسری دفعہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت ﷺ کا خط لے کر گئے ہوں۔ اِس توجیہ کی تائید اِس طرح بھی ہوتی ہے کہ ابنِ اسحٰق نے لکھا ہے کہ اِس سفر میں دِحیَہ کے پاس تجارتی سامان تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد والے سفر میں بظاہر تجارتی سامان کا تعلق نظر نہیں آتا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دحیہ کا یہ سفر محض تجارتی غرض سے ہو اور ابنِ سعد کے راوی نے اِس کے دوسرے سفر کے ساتھ اِس سفر کو خلط کر کے قیصر کی ملاقات اور خلعت کے ذکر کو قیاساً شامل کر لیا ہو۔ واللہ اعلم!

پھر سریّہ عبد الرحمٰن بن عوفؓ کا ذکر ملتا ہے، یہ سریّہ شعبان ۶؍ہجری کو دومۃ الجندل کی جانب ہوا۔ اِس کی

تفصیل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھی ہے کہ اِس سریّہ کی تیاری اور روانگی کے متعلق ابن اسحٰق نے عبداللہ ابنِ عمرؓ سے یہ دلچسپ روایت نقل کی ہے کہ ایک دفعہ جب ہم چند لوگ جن میں حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی شامل تھے۔ آنحضرتؐ کی خدمت میں بیٹھے تھے، ایک انصاری نوجوان نے حاضر ہو کر آپؐ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہؐ! مومنوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ جو اخلاق میں سب سے افضل ہے۔ اُس نے کہا اور یارسول اللہؐ! سب سے زیادہ متّقی کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ جو موت کو زیادہ یاد رکھتا اور اِس کے لیے وقت سے پہلے تیاری کرتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تیاری کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہو، اُس کا حق ادا کیا جائے اور اُس کے حکموں پر عمل کیا جائے۔ یہ ہے موت کی تیاری۔ اِس پر وہ انصاری نوجوان خاموش ہو گیا اور آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اَے مہاجرین کے گروہ! پانچ بدیاں ایسی ہیں جن کے متعلق مَیں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ کبھی میری اُمّت میں پیدا ہوں کیونکہ وہ جس قوم میں رونما ہوتی ہیں اُسے تباہ کر کے چھوڑتی ہیں۔

اوّل یہ کہ کبھی کسی قوم میں فاحشاء اور بدکاری نہیں پھیلی اِس حدّ تک کہ وہ اُسے برملا کرنے لگ جائیں کہ اِس کے نتیجے میں ایسی بیماریاں اور وبائیں نہ ظاہر ہونی شروع ہوگئی ہوں جو اِن سے پہلے لوگوں میں نہیں تھیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ آجکل دنیا میں تو یہ ہم عام دیکھتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اِس سے پناہ مانگی۔ مسلمانوں کو اِس پر خاص طور پر غور کرنا چاہیے۔ دوم کبھی کسی قوم میں تول اور ناپ میں بددیانتی کرنے کی بدی نہیں پیدا ہوئی کہ اِس کے نتیجہ میں اِس قوم پر قحط اور محنت اور شدّت اور حاکمِ وقت کے ظلم و ستم کی مصیبت نازل نہ ہوئی ہو۔ حضورِ انور نے فرمایا: اِس پر بھی بہت غور کی ضرورت ہے۔ یہ تو مسلمانوں میں بھی بہت زیادہ بددیانتی پیدا ہو چکی ہے۔ کاش! کہ وہ اِس کو سمجھیں اور احمدیوں کو بھی خاص طور پر اِس طرف توجہ دینی چاہیے۔ سوم کبھی کسی قوم نے زکوٰۃ اور صدقات کی ادائیگی میں سستی و غفلت نہیں اختیار کی کہ اِس کے نتیجے میں اِن پر بارشوں کی کمی نہ ہوگئی ہو۔ حتّٰی کہ اگر خدا کو اپنے پیدا کردہ جانوروں اور مویشیوں کا خیال نہ ہو تو ایسی قوم پر بارشوں کا سلسلہ بالکل ہی بند ہو جائے۔ حضورِ انور نے فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی نشانی ہے۔ اِس سے بھی پناہ مانگنی چاہیے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: پناہ مانگو، مَیں بھی مانگتا ہوں۔

چہارم کبھی کسی قوم نے خدا اور اُس کے رسول کے عہد کو نہیں توڑا کہ اِن پر کوئی غیر قوم اِن کے دشمنوں میں سے مسلط نہ کر دی گئی ہو جو اِن کے حقوق کو غصب کرنے لگ جائے۔ حضورِ انور نے فرمایا: یہ آجکل مسلمانوں کی جو حالت ہے اُس سے ظاہر ہے کہ یہ اپنے عہد کو توڑنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اِن کو

سمجھ دے۔ پنجم کبھی کسی قوم کے علماء اور ائمہ نے خلافِ شریعت فتوے دے دے کر شریعت کو اپنے مطلب کے مطابق نہیں بگاڑنا چاہا کہ اِن کے درمیان اندرونی لڑائی اور جھگڑوں کا سلسلہ شروع نہ ہو گیا ہو۔ حضورِ انور نے فرمایا: یہ بھی اب مسلمانوں میں فرقہ بندی میں عام نظر آتا ہے۔ جن چیزوں سے آنحضرتؐ نے پناہ مانگی تھی، وہی ہمیں آجکل مسلمانوں میں نظر آرہی ہیں، اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ آنحضرتؐ کی یہ زرّیں تقریر قوموں کی ترقی و تنزل کے اسباب پر بہترین تبصرہ ہے اور اگر مسلمان چاہیں تو اِن کے لیے موجودہ زمانے میں بھی یہ ایک بہترین سبق ہے۔ کاش! کہ مسلمان اِس پر غور کریں۔

پھر سریّہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ، جو فدک کی طرف گیا، اِس کا ذکر ملتا ہے۔ یہ سریّہ شعبان ۶/ ہجری کو ہوا۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو سو آدمیوں کے ساتھ فدک میں بنو سعد بن بکر کی طرف بھیجا۔ سات ہجری میں غزوۂ خیبر کے موقع پر یہ علاقہ جنگ کے بغیر فتح ہوا تھا۔

پھر سریّہ حضرت ابو بکرؓ کا ذکر ملتا ہے، جو بنو فزارہ کی طرف تھا، یہ سریّہ ۶/ ہجری میں ہوا۔ بنو فزارہ نجد میں وادی القریٰ میں آباد تھے۔ الطبقات الکبریٰ اور سیرت ابنِ ہشام میں لکھا ہے کہ یہ سریّہ حضرت زید بن حارثہؓ کی کمان میں بھیجا گیا تھا۔ لیکن صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد سے پتا چلتا ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو اِس سریّہ کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ اِس سریّہ میں مسلمانوں کا شعار اَمِتْ اَمِتْ تھا۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اِس دن اپنے ہاتھ سے سات آدمیوں کو قتل کیا۔ ایک روایت کے مطابق نو آدمیوں کو قتل کیا۔

آخر پر حضورِ انور نے تین مرحومین کا تفصیلی ذکرِ خیر فرمایا۔ ان میں پہلا ذکر مکرم طیب احمد صاحب بنگالی کا تھا جو درویش قادیان تھے۔ آپ نے 11 دسمبر کو ستانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بنگلہ دیش میں ان کی پیدائش تھی۔ 1942ء میں آپ کو ڈھاکہ میں باقاعدہ بیعت فارم پُر کر کے احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ 1945ء میں پہلی بار جلسہ قادیان میں شامل ہوئے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ قادیان سے اتنی محبت دل میں پیدا ہو گئی کہ پھر واپس اپنے وطن نہیں گئے۔ آپ نے دو سال دیہاتی مبلغین کی خصوصی کلاس میں تعلیم حاصل کی۔ اس دوران 1947ء میں تقسیم ملک کا واقعہ ہوا اور آپ نے قادیان میں مقیم رہنے کی درخواست کی جو کہ منظور کر لی گئی۔ زمانہ درویشی میں ان کو مختلف مقامات پر حفاظتی ڈیوٹیاں دینے کا موقع ملا۔ صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں ان کو مختلف خدمت کی توفیق ملی۔ پچپن چھپن میں جماعت کے مالی کمزور تھے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یہ اعلان کیا کہ جو درویشان کوئی کام کر کے اپنی آمد پیدا کر سکتے ہیں انہیں اپنا کوئی روزگار تلاش کرنا چاہئے کیونکہ

جماعت الاؤنس نہیں دے سکتی اور ان کا مالی بوجھ فی الحال برداشت نہیں کر سکتی۔ اس ہدایت کی روشنی میں انہوں نے دارالمسیح کے باہر بازار میں ایک چائے کی دوکان کھول لی اور اکثر اوقات یہ ہوتا تھا مہمانوں اور غریب لوگوں کو مفت چائے پلایا کرتے تھے۔

ان کی شادی کیرالہ کی ایک مطلقہ خاتون سے ہوئی تھی آمنہ صاحبہ سے ان کی پہلے بیٹی تھی ایک۔ اس بیٹی کو انہوں نے پالا۔ کچھ عرصہ قبل ان کو گھٹنوں میں شدید تکلیف ہوگئی اور چلنا پھرنا مشکل ہوگیا۔ ڈاکٹروں نے ان کو آپریشن کا مشورہ دیا انہوں نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ دعا کی بڑی گریہ وزاری سے اور بہت رقت اور درد سے دعا کرتے تھے۔ ایک رات یہ کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور بہشتی مقبرہ کی چند جڑی بوٹیاں کھلائی ہیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ گھٹنوں کی تکلیف کہتے ہیں ختم ہوگئی اور اپنی خواہش کے مطابق یہ دوبارہ باقاعدہ نماز میں مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک میں آنا شروع ہو گئے۔ خلافت سے بے انتہا تعلق اور محبت تھی ان کو۔ کھیلوں سے دلچسپی تھی اس لئے نوجوانوں کو بھی ان سے بھی ان کا خاص تعلق تھا ان کی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے کھیل کے میدانوں میں آجاتے تھے۔ تربیت بھی ہو جاتی تھی اس لحاظ سے بچوں کی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق تقسیم ملک کے وقت تین سو تیرہ درویش قادیان میں مقیم رہے۔ آپ ان درویشان میں سے آخری تھے جن کی وفات ہوگئی۔ اب قادیان میں مزید کوئی درویش نہیں رہا۔ اور قادیان کا یہ جلسہ پہلا جلسہ ہے جو کسی بھی درویش کے بغیر ہو رہا ہے۔ آج سے شروع ہے۔ اب قادیان میں رہنے والی نئی نسل کا کام ہے کہ اپنے ان قربانی کرنے والے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے وفا اور اخلاص سے قادیان میں اپنی زندگیاں گزارے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے۔

اسی طرح حضور پر نور نے مرزا محمد الدین ناز صاحب (صدر صدر انجمنِ احمدیہ ربوہ پاکستان) اور مکرم اکمورات خاکیئف صاحب (نیشنل صدر جماعت ترکمانستان) کا بھی تفصیلی ذکر خیر فرما کر ہر سہ مرحومین کی نماز جنازہ ادا کرنے کا اعلان فرمایا اور مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔